Nawa-i-Waqt – September 26, 2016

ادارتی نوٹ

روزنامہ

نوائے وقت

لاہور۔راولپنڈی/اسلام آباد۔ملتان۔کراچی

اسٹیٹ بنک کی نئی مانیٹری پالیسی حکومت کیلئے لمحہ فکریہ

اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے گزشتہ روز آئندہ دو ماہ کیلئے نئی مانیٹری پالیسی جاری کر دی جس میں شرح سود کو کسی تبدیلی کے بغیر 5.75 فیصد کی شرح پر مستحکم رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اسٹیٹ بنک کی جانب سے جاری ہونے والے اعلامیے کے مطابق سازگار معاشی ماحول کے باعث پاکستان کی مجموعی کارکردگی اچھی اور زرمبادلہ کے ذخائر بلند ترین سطح پر پہنچنے سے مارکیٹ میں استحکام آیا تاہم برآمدات میں کمی اور درآمدات میں اضافہ ہونے سے کرنٹ اکاؤنٹ کا خسارہ بڑھنے کا خطرہ موجود ہے۔ برآمدات میں کمی معیشت کیلئے بجا طور پر خطرہ سمجھی جاتی ہے کہ اس سے عالمی ادائیگیوں کا توازن بگڑنے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ ملک میں مہنگائی کی شرح گزشتہ سال سے دگنی ہو گئی ہے۔ سال 2016ء کیلئے معاشی نمو کا عالمی منظر نامہ کمزور ہے عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں بے یقینی کا رجحان موجود ہے جبکہ امریکہ کی طرف سے شرح سود میں اضافہ حالات پر اثرانداز ہو رہا ہے تاہم مانیٹری پالیسی میں باور کرایا گیا ہے کہ خام مال کی کم درآمدی قیمتیں، توانائی کی بہتر رسد اور سلامتی کی بہتر صورتحال ملک میں غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرے گی اور سی پیک کے صنعتی، تعمیراتی اور بجلی منصوبوں سے معیشت میں مزید وسعت اور بہتری کی امید ہے۔ حکومت معیشت کے استحکام اور کامیابی کے دعوے کرتی ہے سٹاک ایکسچینج میں بھارت اور چین کو پیچھے چھوڑنے کی نوید بھی سنائی جاتی ہے لیکن مہنگائی میں اضافہ اور اسٹیٹ بنک کی مانیٹری پالیسی عوام کیلئے پریشان اور تشویش کا باعث ہے۔ زمینی حقائق حکومتی دعووں اور معاشی اشاریوں کی تائید نہیں کرتے۔ یہ صورت حال حکومت کیلئے لمحہ فکریہ ہونی چاہئے۔ ضروری ہے کہ گمراہ کن حقائق کو خوش کن معاشی اصطلاحات میں لپیٹ کر پیش کرنے کے بجائے عوام کو ریلیف پہنچانے اور معاشی استحکام کیلئے حقیقی، ٹھوس اور مربوط پالیسیاں بنائی جائیں اور اقدامات کئے جائیں۔

State Bank clarification

28ستمبر 2016ء

روزنامہ نوائے وقت کے اداریے کی تردید

آپ کے مؤقر اخبارمیں 26 ستمبر 2016 ء بروز پیر بینک دولت پاکستان کی جانب سے حال ہی میں اعلان کی گئی زری پالیسی کے متعلق شائع ہونے والے اداریے میں دی گئی رائے میں ظاہر کیے گئے کچھ خدشات میں مبالغہ آرائی سے کام لیا گیا ہے اور اس میں اسٹیٹ بینک کے خیالات کی درست ترجمانی نہیں کی گئی۔

زری پالیسی(Monetary Policy Statement) میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مہنگائی میں اس سال گذشتہ برس کے مقابلے میں دگنا اضافہ ہو گیا ہے، تاہم اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مہنگائی کے اعدادوشمار دو ہندسی (double-digits) ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مہنگائی کے پیمانے اس وقت 5 فیصد سے کم ہیناور مہنگائی کا ماحول خوش آئند ہے۔ زری پالیسی سے گرانی میں کمی کے حالیہ رجحان میں تبدیلی کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اسٹیٹ بینک کو توقع ہے کہ اضافے کے رجحان کے باوجود اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی (CPI inflation) اپنے سالانہ ہدف کے اندر رہے گی۔

زری پالیسی میں دی گئی رائے میں معاشی اعدادوشما رکے فراہم کردہ حقائق پر کسی قسم کے اعتماد کے فقدان کی نشاندہی نہیں ہوتی۔ اسٹیٹ بینک کے پاس ملک میں دستیاب سرکاری اعدادوشمار کی اصلیت پر شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور ہمیں ریاستی اداروں پر مکمل اعتماد ہے۔

****